ساجد جمشید

کمر کو "چُک" پڑ گئی

سبحان تیری قدرت کیسے کیسے انسان اور کیسی کیسی بیماریاں پیدا کی ہیں۔ یعنی ہم جیسے انسان اور "چک" جیسی بیماریاں تخلیق فرمائی ہیں۔ ہم نہیں جانتے اردو میں "چک" کو کیا کہتے ہیں؟ یہ چیز عجیب و غریب ہے۔ انسان کسی چیز کے حصول کے لئے جھکتا ہے اور بس انہی لمحوں میں سے کوئی ایک لمحہ ہے جب اسے "چک" پڑتی ہے۔ اور پھر وہ ایسے کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ کھڑا نہیں ہو پاتا۔ چنانچہ جب تک "چک" نکل نہ جائے وہ کورنش بجا لانے کے آسن ہی میں دکھائی دیتا ہے۔ گذشتہ دنوں کمر صاحب کو بھی "چک" پڑ گئی تھی۔ جس کے بعد کمر صاحب کو کسی نے بتایا کہ اس مرض کا شمار "امراض خبیثہ" میں ہوتا ہے۔۔

اس مرض کا شمار امراض خبیثہ میں اس لئے ہونا چاہئے کہ اس کا "شریفانہ" علاج کوئی نہیں ہے۔۔ نہ دائیں مڑا جاتا ہے۔۔ نہ بائیں مڑا جاتا ہے اور نہ سیدھا کھڑا ہوا جاتا ہے۔ لیکن کمر صاحب کے لئے یہ علاج تجویز کیا گیا کہ کوئی ہٹا کٹا آدمی کمر صاحب کو عین درد والے حصہ پر کاری ضربیں لگائے مثلاً کمر صاحب کو کمر پر لاد کر شدید قسم کے جھٹکے دے تاکہ ان کی کمر سے "چٹاخ" کی آواز آئے۔ اس سگنل کا مطلب یہ ہے کہ "چک" نکل گئی ہے۔ مگر یہ آواز کس ظالم کو سنائی دے گی یہ بیچاری تو کمر صاحب کی آہ و بکا میں دبک کر رہ جائے گی۔ دوسرا نسخہ بھی کچھ اس قسم کا ہے۔ یعنی ماہرین "چک" کمر صاحب کو کسی تختے پر الٹا "بچھا" کر ان کی کمر پر اچھلتے کودتے ہیں تاکہ "تخت یا تختہ" قسم کا کوئی فیصلہ ہو سکے۔ ایک علاج یہ بھی تجویز کیا گیا کہ "چک" نکالنے والا پہلوان کمر صاحب کو چند قدم چلنے کے لئے کہتا ہے جس پر کمر صاحب "کبڑا عاشق" تعمیل ارشاد میں چند قدم اٹھاتے ہیں اور اسی دوران پہلوان کمر صاحب کی بے خبری میں پیچھے سے ان کی کمر پر ایک زور دار لات رسید کرتے ہیں۔ یہ سب سنی سنائی باتیں لگتی ہیں جو غالباً "Demoralise" کرنے کے لئے مبالغہ آمیزی کے ساتھ کمر صاحب کو بتائی گئی تھیں۔

اور شاید یہ اسی دہشت ہی کا اثر تھا کہ کمر صاحب نے "چک" نکلوانے کے لئے کسی پہلوان کے آگے نہ چلنے کا ارادہ کیا۔ بلکہ اس کی بجائے ایک حکیم صاحب کے پاس گئے۔ حکیم صاحب ایک لاغر مریض کو "لبوب کبیرہ" دے رہے تھے۔ وہ فارغ ہوئے تو کمر صاحب نے ان سے حال دل کہا اور پوچھا کہ اس کا کوئی علاج ہے؟ انہوں نے کہا۔ کیوں نہیں اور پھر اپنے شاگرد کو آواز دے کر کہا۔ "اوئے چھوٹے" ذرا دوڑ کے جاؤ اور شریف پہلوان لوہے والے کو بلا لاؤ۔

ان طریق ہائے علاج کے علاوہ اس دوران کھر صاحب کو کچھ ٹونے ٹوٹکے بھی بتائے گئے ۔ مثلاً ایک یہ کہ جو بچہ الٹا پیدا ہو اس سے لتاڑا کرواؤ ۔ ایک حربہ یہ بھی بتایا گیا کہ دو جڑواں بھائی جو شادی شدہ ہوں ۔ اگر کسی " چک " والے مریض کو لتاڑیں تو چک فوراً نکل جاتی ہے ۔

کھر صاحب نے پوچھا = اس کے لئے شادی شدہ والی شرط ضروری ہے ؟ جس پر اس نے اثبات میں سر ہلایا ۔ اسی طرح کے کچھ ٹونے اور بھی بتائے گئے مگر کھر صاحب کسی پر بھی انحصار نہ کر سکے ۔ اور صحت یابی ہوئی تو ایک سفید ریش ہومیوپیتھک معالج کے دست شفاء سے جو اپنے مطب میں بیٹھے انتظامی مسجد کمیٹی نیو گارڈن ٹاؤن کی رسید کاٹ

کھر صاحب کا معاملہ ہی کچھ عجیب ہے چاہے وہ اسلام آباد جائیں یا لندن ہتی مون منانے وہ رکوع کی حالت میں ہی رہتے ہیں ۔ فیض صاحب کا یہ مصرعہ

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

اسی حوالے ہی سے تو ہے جو ان لیڈروں کو ہر دور میں " چک " پڑ جاتی ہے اور یوں ان کی ساری زندگی گردن جھکائے گزر جاتی ہے ۔ ہمارے نزدیک یہ مریض لاعلاج ہیں ۔ انہیں تو کسی شریف لوہے والے پہلوان کے سپرد ہی کر دینا چاہئے کیونکہ یہ کچھ مرض ہی نہیں ۔ بذات خود کچھ مریض بھی امراض خبیثہ میں شمار کئے جانے کے قابل ہوتے ہیں ۔ چنانچہ چک کی یہ دائمی مرض گذشتہ بیالیس برس سے پاکستانی قوم کو امراض خبیثہ ہی کی طرح چمٹے ہوئے ہے ۔ صلا

کھر صاحب اسلام آباد جائیں یا لندن
ہتی مون منانے وہ رکوع کی حالت میں ہی رہتے ہیں

رہے تھے ۔ انہوں نے لات ماری نہ گھونسے رسید کئے ۔ بس چار سفید رنگ کی پڑیاں دیں ۔ اللہ اللہ خیر صلا ۔

اس مرض کو امراض خبیثہ میں اس لئے بھی شمار کیا جاتا تھا کہ یہ نہ سوشلسٹ دیکھتی ہے نہ کیمونسٹ ۔ جب اور جس وقت چاہے فوراً پڑ جاتی ہے ۔ یہ مرض اس لئے بھی خبیث ہے کہ اس کا نشانہ زیادہ تر شاعر، ادیب اور دانشور بنتے ہیں ۔ لیکن

صلا بہ شکریہ : ماہنامہ اختلاف لاہور ، اگست ستمبر ۹۰ء

نقیب ختم نبوت کے سالانہ خریدار متوجہ ہوں

- نقیب ختم نبوت کے جن سالانہ خریداروں کا چندہ ختم ہو چکا ہے ۔ وہ خریداری کی تجدید کے لئے فوراً مبلغ ۔/۵۰ روپے منی آرڈر روانہ کریں ۔
- خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ ادارہ جواب دینے کا پابند نہیں ۔
- ہر انگریزی مہینہ کی ۱۰ - ۱۱ تاریخ کو رسالہ پوسٹ کر دیا جاتا ہے ۔ ۲۰ تاریخ تک پرچہ نہ ملے تو فوراً ادارہ کو مطلع کریں ۔

(سرکولیشن منیجر)